کیفیت

مباحثۂ نادرہ

۱۳۲۲ھ

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۵

Abal Qasim Banarasi, Muhammad

للہ الحمد والمنہ کہ درین زمان سعادت اقتران رسالۂ ہذا بہ سلسلہ السعید نمبر ۶ - موسومہ بہ

علاج درماندہ

'Ilaj-i darmandah

در کیفیت

مباحثہ ٹانڈہ

۱۳۳۱ھ

اس رسالہ میں خاکسار اور مولوی فاخر حنفی الہ آبادی کے مابین ٹانڈہ ضلع فیض آباد میں جو تحریری

سوال وجواب وخط وکتابت (جو دراصل مناظرہ کا پیش خیمہ تھا) بماہ جمادی الاخری ہوئی ہیں -

ناظرین کی آگاہی کے لئے بعینہ درج ہیں

مرتبہ عاجز محمد ابو القاسم بن مولانا محمد سعید صاحب مرحوم محدث بنارسی

در مطبع سعید المطابع واقع بنارس مطبوع گردید
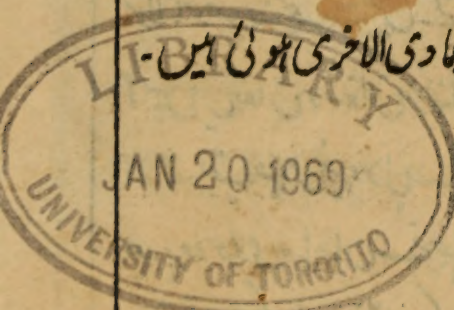
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم۔

بعد حمد و نعت کے ناظرین باتمکین کی خدمت فیضدرجت میں واضح ولائح ہو کہ مقام ٹانڈہ ضلع فیض آباد میں عرصہ تین سال سے ایک انجمن اسلامیہ قائم ہے جسکا دوسرا سالانہ جلسہ بتواریخ ۱۹-۲۰-۲۱ مئی سنہ رواں یوم دوشنبہ وسہ شنبہ وچارشنبہ کو متعین ہوا تھا۔ بنارس سے میں (خاکسار محمد ابوالقاسم) اور میرے دوست مولوی عبد المجید صاحب (ملا فاضل) اور میرے بزرگ دوست مولانا محمد منیر خانصاحب (مدرس اول مدرسۂ عربیہ) ایکساتھ جلکر دوسری روز کے جلسہ میں شریک ہوئے اور حسب پروگرام مضامین مقررہ پر تقریریں کیں۔ انجمن کیطرف سے علماء احناف بھی مدعو تھے آخری روز مولوی احمد اشرف صاحب کچھوچھوی اور مولوی محمد فاخر صاحب بیخود الہ آبادی بھی آئے۔ خوبی قسمت سے انکا مضمون کچھہ مشکل تھا یعنی (۱) الہام کی حقیقت (۲) قرآن پاک کی فصاحت و بلاغت۔ دونوں صاحبوں نے جلسہ کی شرکت ہی سے انکار کر دیا اور یہ عذر فرمادیا کہ اس جلسہ میں چونکہ وہابی لوگ شریک ہیں اس لئے ہم نہیں آسکتے مولوی احمد اشرف کچھوچھوی نے اتنا اور بھی کہا کہ اگر ہم اس جلسہ کے صدر بنائے جاویں تو شریک ہوسکتے ہیں۔ اور راز اس میں یہ تھا کہ جو ہم چاہینگے وہی ہوگا جسکو چاہیں گے روکدیں گے اور جسکی چاہیں گے تردید کریں گے اور کسی کو مجال دم زدن نہوگی۔ سچ ہے ؎ سر اوڑائیں گے ہم تلواروں سے + کوئی کہیگا نہیں سرکار یہ کیا۔

اتفاق وقت سے اوس جلسہ کے صدر شاہ محمد شفیع صاحب کچھوچھوی تھے جو ایک روشن خیال اور فہمیدہ آدمی ہیں آپ بذات خود ہمارے دوست قاضی محمد حامد صاحب حسرت اوڈیٹر اخبار قیصر ہند فیض آباد کو ساتھ لیکر ہردو مولانا موصوف کیخدمت میں گئے اور ہر چند سمجھایا کہ یہ ایک مشترکہ انجمن ہے مسلمانوں کو آپس میں ملکر کام کرنا چاہیئے آپس میں نفاق و شقاق نہ کرنا چاہیئے۔ لیکن وہاں انکی شنوائی نہ ہوئی۔ دونوں حضرات ناکامیاب واپس آئے۔ بقیہ اجلاس خیر و خوبی سے ختم ہوا اور ہم لوگ فارغ ہوکر واپس وطن ہوئے۔ ہم لوگوں کے چلے آنے کے بعد ہردو مولوی صاحبان نے جہلا میں مولود کے بہانے اراکین جلسہ وکل علمائے اہلحدیث و دیوبند کو گالیاں دینی شروع کیں اور مناظرہ کے لئے للکارا اور ہل من مبارز کی ڈینگ مارنی شروع کی اور سمجھے کہ وہ تو چلے گئے ہیں لاؤ جو کچھ دل میں آئے اناپ شناپ اڑاؤ اور جاہلوں کو بہکاؤ مگر یہ نہیں سمجھے تھے کہ اس خاکسار کا قول یہ ہے۔ ع میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آہی نہ سکوں۔ چنانچہ یہ عاجز مع ان احباب موصوفین کے (جو پہلے جلسہ میں ایکساتھ گئے تھے) اہل ٹانڈہ کی طلبی پر ۲۶ مئی یوم دوشنبہ ۱۹۱۳ء کو یہ شعر پڑھتا ہوا مع مولوی محمد یوسف شمس محمدی فیض آبادی کے ٹانڈہ پہونچ گیا۔ ؎

ناوک نصیب ہیں ہٹتے نہیں ہیں دشمن سے ... نہیں کا ہاتھ ہے لائق کڑاہی کمان کے لیئے

مناظر ہیں نہیں اسکے روبرو یہ تاب | کہ لب ہلا ہی سکے غیر کچھ بیاں کے لئے
مگر یہ فیض ہے اُس سرور دو عالم کا | کہ مثل شیر ہیں ہم دفع دشمناں کے لئے

ریل سے اوترتے ہی ایک شخص نے مولانا بیخود صاحب الہ آبادی کا ایک بڑا بھاری کھُرّا تین ۳ سوالوں کا دیا اور بھاگ گیا۔ اسٹیشن سے روانہ ہو کر شہر چلے راستہ میں دوسرے شخص نے ویسا ہی ایک کاغذ اور دیا۔ جاے اقامت (مدرسہ عین العلوم ٹانڈہ) میں پہونچتے ہی ایک تیسرا کاغذ ہی ملا۔ تینوں کا مضمون ایک تہا۔ مجھے نہایت حیرت ہوئی کہ ہم تو بالمشافہ مناظرہ کرنے کو آئے ہیں یہ تحریریں کیسی؟ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ الہ آبادی وکچھو چھوی صاحبان نے یہ تدبیریں مناظرہ سے پیچھا چھوڑانے کے لئے نکالی ہیں اور کچھ نہیں ؎

بیخودی بے سبب نہیں غالب | کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

یہاں سے تقاضا بر تقاضا شروع ہوا کہ مناظرہ کیجئے وہاں سے یہی جواب ملتا رہا کہ پہلے ہمارے سوالوں کا جواب دیجئے۔ تو مناظرہ بھی کریں گے بالآخر اُن مہمل سوالات کے جوابات دیئے گئے جو بعینہٖ درج ذیل ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

تین ۳ سوالات مع جوابات

سوال نمبر۱ - آپ کا مذہب کیا ہے؟

جواب نمبر۱ - اِنی علی بینۃ من ربی - ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ -

س نمبر۲ - آپ مقلد ہیں یا نہیں؟ اور آپ کسی امام کی ائمہ اربعہ میں سے تقلید کو واجب جانتے ہیں یا نہیں اور واجب جاننے والے کو مسلمان متبع رسول مانتے ہیں یا نہیں؟

ج نمبر۲ - ہمارا عمل آیت کریمہ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء پر ہے اور جو لوگ تقلید کو واجب کہتے ہیں وہ مسلم الثبوت اپنی معتبر کتاب اصول حنفیہ سے بے خبر ہیں چنانچہ اوس میں ہے لا واجب الا ما اوجب اللہ تعالیٰ الخ۔

س (۳) آپ وہابی ہیں یا سالک مسلک تصوف و فقہ؟

ج (۳) ہمکو حکم ہے کونوا ربانیین بما کنتم تعلمون الکتاب وبما کنتم تدرسون۔

س (۴) حضور انور روحی لہ الفداکی توہین کفر ہے یا نہیں؟

ج (۴) بلاشک کفر ہے۔

س (۵) جو شخص تنقیص شان کمال کمال شان سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کرے کافر ہے یا نہیں؟

ج (۵) ہاں کافر ہے اور کمال الکمال کسکو کہتے ہیں؟

س (۶) یہ کہنا کہ جسکا نام محمد ہے اوسے کسی بات کا اختیار نہیں توہین ہے یا نہیں۔

ج (۶) ہاں بے ادبی کہنے میں توہین ضرور ہے جیسا کہ آپنے لکھا ہے کہ نہ آگے حضرت اور نہ پیچھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

س (۷) حضور انور کیطرف خیال کا نماز میں پھیر لیجانا اپنے گھر کے گدہے اور گائے کے خیال میں ڈوب جانے سے ہزاروں مرتبہ بدتر کہنا حضور انور کی توہین ہے یا نہیں؟

ج (۷) کیا آپکو ہمارا تشہد اور درود نہیں معلوم؟ اگر نہیں معلوم ہو تو کتب حدیث ملاحظہ ہو۔

س (۸) خدائی پاک میں عیوب کو ممکن کہنا کفر ہے یا نہیں اور جھوٹ عیب ہے یا نہیں۔

ج (۸) اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور جھوٹ عیب ہے۔

س (۹) خدای پاک کی کسی صفت کو ممکن کہنا اللہ برتر کی توہین ہے یا نہیں۔

ج (۹) صفات خداوندی ازلی اور ابدی ہیں۔

س (۱۰) اللہ پاک کو انجن کہنا یا کمانڈر انچیف امیر الجیوش اور انکو اسمائے حسنٰے میں سے سمجھنا یا قرآن مجید کے مخالفونکو سوتیلی ماں اور قرآن مجید کو سوتیلا بچہ کہنا کفر ہے یا نہیں۔

ج (۱۰) ہر سخن نکتہ و ہر نکتہ مقامے دارد۔

س (۱۱) صرف لا الہ الا اللہ کو کلمہ طیبہ کہنا محمد رسول اللہ کا انکار ہے یا نہیں؟

ج (۱۱) ہمارا کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

س (۱۲) غیر خدائی پاک سے کسی قسم کی استمداد کو کفر کہنا یا شرک کہنا کفر ہے یا نہیں؟

ج (۱۲) کفر کو کفر کہنا کفر نہیں۔

س (۱۳) انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام سے بعد انتقال بنیادی صفات کرامت سلب ہوجاتے ہیں یا نہیں؟

ج (۱۳) بل احیاء عند ربھم یرزقون۔

س (۱۴) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا جیسا بشر کہنا آپکی توہین ہے یا نہیں؟

ج (۱۴) انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ سے نہ بڑھانا چاہئے نہ گھٹانا۔ ہم اونکے غلاموں کے مرتبہ کو نہیں پہونچ سکتے۔

س (۱۵) حضور انور کا خاتم النبیین کسی معنی میں نہ کہنا آپکی توہین اور قرآن پاک کی تکذیب ہے یا نہیں اور قرآن پاک کے کسی حرف کی تکذیب کفر ہے یا نہیں؟

ج (۱۵) خاتم النبیین کا منکر کافر ہے۔

س (۱۶) اگر خدای پاک کی صفت صدق میں احتمال ہو اور کذب کا امکان مان لیا جاوے تو شریعتہائے انبیاء سابق و شریعت اسلامیہ کی تصدیق میں شبہہ کا وقوع ہوسکتا ہے یا نہیں اور ان شرائع گذشتہ یا شریعت

محمدیہ کی تصدیق میں ایک ذرہ برابر شبہ ہی کفر ہے یا نہیں؟ ج (۱۶) ہاں۔

س (۱۷) کوئی ولی کتنا ہی بڑھ جاوے ایک ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کے برابر اور کوئی صحابی کتنا ہی بڑھ جاوے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہوسکتا۔ یہ عقیدہ مسلمانوں کا سچا عقیدہ ہے یا نہیں اور اس عقیدہ کا مخالف کافر ہے یا نہیں۔

ج (۱۷) سچا ہے لا نفرق بین احد من رسلہ۔

س (۱۸) علمائے حرمین شریفین رحمہم اللہ تعالیٰ مقلدین ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم ہیں یا نہیں۔

ج (۱۸) حرمین شریفین میں ہر قسم کے لوگ اور علماء ہیں۔

س (۱۹) آپ علماء حرمین شریفین کو متقی پرہیزگار سچا دیندار جانتے ہیں یا نہیں۔ عوام عرب کے متعلق سوال نہیں دیندار مقلدین مجوزین عرس و میلاد شریف و ندائے یا رسول اللہ کے بارے میں سوال ہے۔

ج (۱۹) ہر متقی کو متقی اور ہر دیندار کو دیندار مانتے ہیں جو شریعت کے خلاف کرے برا ہے۔

س (۲۰) علمائے حرمین زادہم اللہ شرفاً وکرامۃً اگر بہ اجماع و اتفاق کسیکو کافر کہیں تو اُسے مسلمان کہنے والا اور جیسے مسلمان پرہیزگار متقی کہیں اوسے کافر کہنے والا آپکے عقیدہ میں کیسا ہے۔

ج (۲۰) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لا نکفر اہل القبلة۔

س (۲۱) ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کو کنہیا کے جنم کی مجلس سے تشبیہ دینا حضور کی توہین ہے یا نہیں۔

ج (۲۱) ذکر غیر مشروع کو یہ کہنا توہین نہیں اور ذکر مشروع صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنا توہین ہے۔

س (۲۲) حضور انور کے مانند امی ہونے کا وصف کسی جاہل کے لئے ثابت کرنا توہین ہے یا نہیں۔

ج (۲۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل کوئی جاہل امی ہرگز نہیں ہوسکتا اور نہ عالم۔

س (۲۳) علمائے حرمین شریفین سے ہندوستان کے کسی مدرسہ کے طالب العلم کو افضل کہنا حب عرب کی مخالف ہے یا نہیں اور حب العرب من الایمان کیا ہے؟

ج (۲۳) کسی عالم باعمل پر تفضیل طالب العلم کی بلاشک صحیح نہیں۔

س (۲۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے متعلق دشمنوں نے جو بہتان یا افترا باندھی ہوں اُنکو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نقصان علم یا عدم علم کے ثبوت میں پیش کرنا حضور انور کی تنقیص اور توہین ہے یا نہیں؟

ج (۲۴) مفتریوں کو خدا سزا دے صحیح روایات کا کسی ثبوت میں پیش کرنا کوئی جرم نہیں۔

س (۲۵) پانی پر اگر قرآن مجید پڑھ دیا جائے تو اوس پانی کا پینا حرام ہے یا حلال؟ اور یہ پانی ما ذکر اسم اللہ علیہ میں داخل ہے یا نہیں یا اسی طرح کا کھانا۔

ج (۲۵) ابھی تک آپکو ما ذکر اسم اللہ علیہ کے معنی معلوم نہیں ہوئے۔

س (۲۶) ذکر اہل بیت کی مجلس شرک ہے یا کفر-جائز ہے یا ناجائز ؟

ج (۲۶) امر مشروع مشروع ہے اور نامشروع نامشروع۔

س (۲۷) کسی چیز پر غیر خدا کا نام پکارنا یعنی یہ کہنا کہ یہ فلانے کا بکرا ہے فلانے کا مرغا ہے فلانے کی گائے ہے شرک ہے یا نہیں!

ج (۲۷) بہ نیت تقرب شرک ہے۔

س (۲۸) حکام کو گو وہ کافر ہوں غریب پرور لکھنا اور علی بخش حسین بخش نبی بخش نام رکھنے کو کفر اور شرک کہنا کفر اور شرک ہے یا نہیں ؟

ج (۲۸) شرک اور کفر کی نیت سے تو کفر اور شرک ہے ورنہ نہیں۔ علی بخش اور نبی بخش وغیرہ اسماء مہمل ہیں۔

س (۲۹) یہ کہنا کہ جیسا علم خدا کے دینے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ویسا ہی علم خدا کے دینے سے ہر جانور ہر پاگل ہر لڑکے کو بھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے یا نہیں ؟ ج (۲۹) بینھما بون بعید فافھم۔

س (۳۰) یہ کہنا کہ شیطان اور ملک الموت کے علم کی وسعت نص صریح سے ثابت ہے اور فخر عالم کی وسعت علم کسی نص سے ثابت نہیں اور جو ثابت مانتا ہو وہ ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے یا نہیں۔ رقمہ بقلمہ وقالہ بفمہ سید محمد فاخر المحمدی الجشتی الالہ آبادی ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ

ج (۳۰) بلاشک ہے اور جو وصف ایمان ہیں شیطان کو انبیاء کرام کے برابر سمجھے اوسکی نسبت آپ کیا کہتے ہیں ؟ حررہ بیدہ محمد ابو القاسم البنارسی ۲۰ جمادی الاخری ۱۳۳۱ھ

ان جوابات کے ہمراہ پچیس اعتراضات ہمنے بھی لکھکر بھیجے جو درج ذیل ہیں۔

ہمارے پچیس ۲۵ سوالات

(۱) تقلید اور علم میں کیا فرق ہے مقلد عالم ہوسکتا ہے یا نہیں ؟ (۲) تقلید کے معنی کیا ہیں ؟ (۳) تقلید فرض ہے یا واجب یا مستحب یا مباح ؟ (۴) تقلید اور ایمان میں کیا فرق ہے یعنی ایمان پر تقلید صادق آتی ہے یا نہیں۔ پس مقلد مومن ہوسکتا ہے یا نہیں (۵) محارم ابدیہ قطعیہ شرعیہ سے از روئے فقہ حنفی کے نکاح منعقد ہوسکتا ہے یا نہیں ؟ (۶) اگر عمداً کوئی ایسا کرے تو حد شرعی لازم آئیگی یا نہیں ؟ (۷) جھوٹے گواہ گذار کر غیر کی منکوحہ کو الینا اور اوس سے صحبت کرنا گناہ ہے یا نہیں ؟ (۸) کتے کو بغل میں دبا کر نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں ؟ (۹) طاقت حاصل کرنے کے لئے شراب کا پینا جائز ہے یا نہیں ؟ (۱۰) کتا وغیرہ بسم اللہ کہکر اگر ذبح کیا جاوے تو کھال اوسکی بلا دباغت پاک ہے یا نہیں ؟۔ (۱۱) معاذ اللہ آپکے نزدیک پیشاب کے ساتھ قرآن لکھنا جائز ہے یا نہیں۔ جیسا کہ آپکی کتب میں اسکا جائز ہونا مذکور ہے ؟ (۱۲) مقلد کو اپنے امام کے سوا کسی اور کی بات ماننا یا خود اجتہاد کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ؟ (۱۳) محفل میلاد اور گیارہویں اور عرس کی نسبت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین سے کچھ منقول ہے یا نہیں ؟ (۱۴) قرآن وحدیث کو چھوڑکر اوسکے

خلاف اوروں کی باتیں ماننا آپکے نزدیک کیسا ہے (۱۵) اللہ کی صفات میں اوروں کو شریک سمجھنا شرک ہے یا نہیں؟ (۱۶) پیر کو حاضر ناظر جاننا کتب فقہ کی رو سے کفر ہے یا نہیں؟ (۱۷) اہل قبور کو سُننا ہوا سمجھنا امام ابو حنیفہ کے نزدیک ثابت ہے یا نہیں؟ (۱۸) خدا کے سوا اوروں سے استمداد اور استعانت جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو قول امام پیش کیجئے اما المقلد فمستندہ قول مجتهده الخ (۱۹) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کسی ادنی صحابی کے برابر ہو سکتے ہیں یا نہیں (۲۰) اگر امام صاحب کے خلاف قول صحابہ ملتا ہو تو اسپر عمل کیا جاوے یا قول صحابہ پر (۲۱) حضرات پیران پیر جیلانی نے حنفیوں کو اہل سنت سے نکالکر فرقہ مرجیہ میں کیوں داخل کیا؟ (۲۲) ائمہ ثلاثہ (امام ابو حنیفہ اور امام محمد اور قاضی ابو یوسف رحمہم اللہ) کے اقوال سے بعض کو مفتیٰ بہ کہنا اور بعض کو رد کرنا کس اصول سے ہے اور ان حضرات سے اسکی بابت کوئی روایت ہے یا نہیں۔ (۲۳) جن حضرات نے ان اقوال سے بعض کو مفتیٰ بہ قرار دیا ہے اسکا مجاز اونکو کیونکر ہوا۔ (۲۴) جن مفتیٰ بہ اقوال میں باہمی اختلاف ہے اونکا فیصلہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ (۲۵) علامہ ملا علی قاری حنفی کی شرح فقہ اکبر میں جو فرماتے ہیں ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم الله تعالیٰ احیانا وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی (صلعم) یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله کذا فی المسایرة (صفحہ ۱۹۹) علامہ موصوف کے اس فیصلہ کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں؟ - انا الراقم محمد ابو القاسم فنجابی الاصل بنارسی الوطن

۲۰ جمادی الاخری سنہ ۱۳۳۱ھ

انتظار تھا کہ ان سوالوں کے معقول جوابات آتے ہوں گے لیکن - ع - خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم + وہاں سے بجائے جواب کے خطوط آنے شروع ہوئے جو بجنسہ مع جواب کے درج ذیل ہیں۔

نقل رقعہ جات

پہلا خط | جناب مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی۔ بعد ما ہو المسنون آنکہ (۱) کیا جناب از راہ دین و دیانت یہ فرما سکتے ہیں آپنے جو جوابات عنایت فرمائے ہیں میرے سوالات کے جواب کافی اور پورے ہیں؟ یا سوال از آسمان و جواب از ریسمان (۲) اُن سوالات کے جوابات کی صحت و سقم کا اثر محض آپکی ذات تک رہیگا یا آپکے طلب کرنے والے اور دوسرے آپکے ہمدرد علماء موجودہ ٹانڈہ بھی اس اثر سے متاثر ہونگے (۳) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب (مدرس مدرسہ عین العلوم و مہتمم جلسہ جو دیوبندی خیال کے حنفی ہیں) وغیرہم مسئول عنہم بھی اس جواب میں برابر کے شریک اور اثر قبول کرنے کو آمادہ ہیں یا نہیں؟ (۴) قبل اسکے کہ میرے سوالات کے جوابات دینے میں صحت و سقم کے انتہائی مرتبہ تک پہونچ لیں آپکو مجھے اُن جوابات میں کسی سوال و نیز دوسرے سوالات کا استحقاق عند الشرع والعرف ہے یا نہیں ہو آپکے مرسلہ جوابات و اعتراضات خلاف داب مناظرہ دیانت پہونچے۔ پہلے میرے سوالات کے جوابات بالکل طے ہو لیں تب آپکے سوالات معرض بحث میں آئینگے) راقم الحروف

فقیر سید محمد فاخر محمدی ۲۰ ۶/۱۳۱۰ھ

جواب نمبر۱ | جناب مولوی محمد فاخر صاحب الہ آبادی۔ السلام علی من اتبع الہدی۔ عنایت نامہ پہونچا سخت افسوس ہوا کہ آپنے ادہر اودہر کی باتیں تحریر فرمائیں مگر بالمشافہ مناظرہ کے متعلق آپنے سکوت فرمایا ہیں سخت تعجب ہوا آپ ایسے عالیشان مناظر کی شان سے بعید ہے کہ مخالف للکار رہا ہو۔ اور وہ سپر عذر میں مستور ہونا پسند کرے ؟ (۱) جنابکے ہر ایک جار استفسار کے متعلق عرض ہے کہ جوابات کافی ہیں۔ سوال از آسمان کا فیصلہ دوبدو اور بالمقابلہ کر لیجئے۔ بس تیار ہوجائے (۲) صحت اور سقم کا اثر جتنا آپکے فریق پر پڑ سکتا ہے اس طرف پر بھی خیال فرمالیجئے (۳) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وغیرہ کی نسبت یہی سمجھ لیجئے کہ مولوی احمد اشرف وغیرہ اثر قبول کرنے کو آمادہ ہیں یا نہیں (۴) کیا آپ براہ کرم اپنے سوالات کے جوابوں کی صحت وسقم کے انتہائی مرتبہ کے لئے وعدہ مقرر فرماسکتے ہیں یا سامنے آسکتے ہیں اور روبرو آکر بالمقابل صحت وسقم پر روشنی ڈال سکتے ہیں ؟ **نوٹ**۔ ہمارے اعتراضات کو آپ خلاف داب مناظرہ اور دیانت بتلاتے ہیں وہ کیا ایسے ہی لوہے کے چنے ہیں ؟ ۔ راقم محمد ابو القاسم عفی عنہ بنارسی بقلم خود یوم سہ شنبہ ۲۰ ۶/۱۳۱۰ھ

دوسرا خط | باسمہ سبحانہ۔ جناب مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی۔ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ تعجب ہے کہ منہ دکھاکر پیٹھ دکھانے والے آکر جانے جاکر آنے والے اقامت گزینوں کو سامنے بلائیں ؟ سوالات کے جوابات میں آئیں بائیں شائیں اور ٹائیں اور اونکو لوہے کے چنے بتائیں ! میں نے ہزاروں مسلمانوں کے مجمع میں بلایا مگر کوئی جگہ بھی نہ ہلا۔ استمداد بالغیر کو شرک کہنے والے اپنے بدلے آپ کو اسد بنا لائے۔ اور آپ یہ سمجھ لو جیئے خصم کے سامنے چلے آئے۔ سوالات کے جوابات اگر سوال از آسمان وجواب از ریسمان نہیں تو ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین مولانا احمد اشرف صاحب سائل نہیں ہیں۔ سوالات میں نے کئے ہیں۔ جو حضرات مسئول عنہم ہیں اون سب کو ایک ہونا اور ایک کی شکست کو اپنی تمام گروہ کی شکست سب کو ماننی پڑیگی۔ سوالات محدود جوابات محدود۔ سائل کی زندگی محدود مسئول عنہم اگر خود اور اونکے جوابات غیر محدود ہیں تو کوئی حد نہیں۔ ورنہ صحت وسقم کی حد تو معین ہے ان کنتم تعقلون لوہے کے چنے لوہار کے ہتھوڑوں سے ریزہ ریزہ ہوجاتے ہیں۔ اور یہ تو کنسیج العنکبوت ہیں ان کنتم تشعرون۔ اصول مناظرہ سے قبل از عنایت جواب سوال کرنے کا استحقاق آپکو ہے اس امر کا اور دوسرے جوابات کا بار ثبوت آپ کے ذمہ ہے ان کنتم تعلمون۔ والسلام علی المسلمین۔ راقم الحروف فقیر سید محمد فاخر محمدی جنیتی الہ آبادی غفرلہ ۔ ۲۰ ۶/۱۳۱۰ھ

جواب نمبر۲ | جناب مولوی محمد فاخر صاحب الہ آبادی۔ السلام علی من اتبع الہدی۔ عنایت نامہ موصول ہوا ماشاء اللہ آپکی عبارت مقفی ہے۔ مولوی احمد اشرف صاحب اگر سائل نہیں ہیں تو مولوی محمد اسمعیل صاحب بھی سائل نہیں۔ اگر آپ اونہیں مسئول عنہم قرار دیتے ہیں تو معاف فرمائیگا۔ آپ شاید مسئول عنہم کے معنی نہیں سمجھے۔ ابھی ایکہی فقرہ میں دو

غلطیاں ہیں۔ مزاج میں آئے تو دریافت کر لیجیئے۔ سوالات محدود الخ یہ سب فقرات مہمل ہیں لیکن لا نسلم تو ان میرے سوالات اگر بوسہ کے چنے نہیں تو جواب کیوں نہیں دیتے؟ ہر چیز کا بار تو ہمارے ہی ذمہ ہے کچھ آپکے ذمہ بھی ہے؟

والسلام علی الموحدین۔ محمد ابو القاسم بنارسی۔

تیسرا خط | باسمہ سبحانہ جناب مولوی ابو القاسم بنارسی صاحب۔ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ مجھے اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ مفتی کے ذمہ بار ثبوت ہوتا ہے اور مستفتی مانع کی حیثیت میں صرف لا نسلم کہیگا باقی کل انا یترشح بما فیہ والسلام علی المسلمین۔ فقیر سید محمد فاخر محمدی چشتی الہ آبادی غفرلہ۔ ۲۰ ۱۳۳۱ھ

مختصر جواب نمبر۳ | جناب مولوی محمد فاخر صاحب الہ آبادی۔ السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مستفتی کی جہالت مسلم۔ لیکن اوسکا لا نسلم کہنا غیر مسلم۔ باقی الغریق یتشبث بالحشیش۔ مفتی محمد ابو القاسم عفی عنہ بنارسی۔ ۲۰ جمادی الاخرہ ۱۳۳۱ھ

اس جواب پر مولانا الہ آبادی نے اپنی بیخودی کا قاصد پر یوں اظہار فرمایا کہ ہمیں گالی دی ہے ہم نالش کرینگے! آہ ؎

پیامبر سے شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے بنے بنائے ہوئے کام میں فتور آیا

حالانکہ اسکے بعد جو رقعہ جات آپنے لکھے ہیں جو درج ذیل ہیں وہ کسقدر شان علماء کے دامن میں دھبہ لگاتے ہیں اور تہذیب سے کسدرجہ گرے ہوئے ہیں۔ لیکن ہمنے بھی اوسکے جواب میں آیت وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا پر عمل کیا اور اونکا ترکی بہ ترکی جواب دیا تاکہ اونکی کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اور جھوٹا اپنے گھر تک پہونچ جائے چنانچہ جب اودہر سے بہت زیادہ تاخیر ہوئی اور ہمارا حرج عظیم ہوتا تہا ہمنے اُنکو اپنے پچیس۲۵ سوالات کے جوابوں کے لئے پہر توجہ دلائی اور اُنکے تیسرے خط کا مفصل جواب اسی رقعۂ یاددہانی میں پورا کر دیا۔

مفصل جواب نمبر۳ | جناب مولوی محمد فاخر صاحب الہ آبادی۔ السلام علی من اتبع الہدی ؎

یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں واں ایک خاموشی میرے سب کے جواب میں

آپکی خدمت میں آپکے تین۳ سوالوں کا جواب مع اپنے پچیس۲۵ اعتراضوں کے روانہ کر کے ابتک محو انتظار ہوں لیکن آپنے نہ جواب الجواب کی طرف توجہ فرمائی نہ میرے اعتراضوں کا جواب عنایت فرمایا۔ یا تو وہ گرم گرمی۔ یا تو یہ سرد مہری۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ؎

واہ رے انداز ناز اللہ رے کبر و غرور جان یاں جاتی رہی واں ناز معشوقانہ ہے؟

الراقم محمد ابو القاسم بنارسی۔ ۲۱ جمادی الاخری ۱۳۳۱ھ یوم چارشنبہ

چوتھا خط | باسمہ سبحانہ جناب مولوی ابو القاسم بنارسی صاحب۔ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ؎

کیا جانے ہمنے کہدیا کیا اضطراب میں وہ گالیاں سناتے ہیں سب کو جواب میں

کتنے گریز کتنے اجتناب کتنے مہمیز کتنے اضطراب کے بعد سوال از آسماں جواب از ریسماں ؎

بوسہ طلب کیا تو انگوٹھا دکھا دیا — اِتنے بڑے سوال کا یہ مختصر جواب ؟

جواب جواب الجواب کے لائق ہوں تو شیفتگان تکلم سب و شتم سننے کے شائق ہوں۔ اعتراض مجموعۂ امراض یا "مجھے چھیڑ و گے" کے مصداق اُنکی طرف التفات ارباب اشتیاق کے حیلۂ گریز و مذاق ۔ دوسروں کی نہ سنکر اپنی کہنا میری بنّو کا ہی کہنا ۔

بے گنتی بوسے لینگے رُخ دلپسند کے — عاشق تیرے پڑھے نہیں علم حساب کو

پہلے پہلوں کے حقوق تو ادا کیجئے ۔ پہر اپنے پچھلوں پر توجہ کی التجا کیجئے ۔

حقوق شائق دیدار پا یمال نہ کر — کسیکو میٹھی چھری سے ابہی حلال نکر

شباب بڑہنے دے پہر حشر کیجیو برپا — ابہی سے فتنے اوٹھانے میں تو کمال نکر

کہڑا ہے دیر سے مشتاق بوسۂ لب لعل — کسی غریب کا ردّ اِس طرح سوال نکر

محبت اندیش ۔ سید محمد فاخر محمدی چشتی الہ آبادی غفرلہ ۔ ۲۱ ٦/١٣ ھ

جواب نمبر ۱ | جناب مولوی محمد فاخر صاحب ۔ السلام علے من اتبع الہدی ۔

نگاہ پہیر کے عذر وصال کرتے ہیں — مجھے وہ اُلٹی چھری سے حلال کرتے ہیں

پہر آپ کی عبارت مقفی پہونچی ۔ طبیعت مسرور ہوئی ۔ گریز و اجتناب مہمیز و اضطراب سب معلوم ہو گیا

سوال از آسمان جواب از ریسمان یہی تو ہے ۔

یا رب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات — دے اور دل اونکو جو نہ دے مجھکو زباں اور

بس جناب اگہہ انگوٹھا دکھا کے چپ رہنا ۔ اور کبہی مسکرا کے یہ کہنا کہ جواب جواب الجواب کے لائق ہوں الخ اگر آپکو جواب دینے سے گریز ہے اور پہر میرے اعتراضوں کو مجموعۂ امراض قرار دیتے ہیں تو مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ۔

کس صفائی سے کیا وصل سے تو نے انکار — اِس محل پر تو زباں میں تیرے لکنت اچھّی

اگر ہماری چھیڑ چھاڑ سے آپ ایسا ہی گھبرا گئے ہوں کہ اسے حیلۂ گریز و مذاق کہکر یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ "میری بنّو کا ہی کہنا" تو جناب خوب بن آئیگی ۔ دیکھئے آپ بنے بنائے کام کو بگاڑتے ہیں ۔

بوسہ دیتے نہیں اور دل پہ ہے ہر لحظہ نگاہ — ہجر میں کہتے ہو کہ مفت آئے تو مال اچھا ہے

آپکے پہلوں کے حقوق ادا کر دئے گئے ۔ پہر آپسے پچھلوں کا تقاضہ ہے ۔ لیکن آپ ہمیں لکہتے ہیں کہ پچھلوں پر توجہ کیجئے پھر ہمیں یہی کہنا پڑیگا ۔ بوسہ تو دوگے نہ تم منہ سے یہ کہدو للہ + جای یا در پہ تمہارے رہے سائل ٹہرا ؟

آپکی محبت اندیشی کا قدردان مودت کیش ۔ محمد ابو القاسم عفی عنہ بنارسی ۲۱ ٦/١٣ ھ

پانچواں خط | باسمہ سبحانہ ۔ جناب مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔

نہ مانیں گے نہ مانینگے یہ اصلا ہم نہ مانیں گے — نہ دوگے جو رکا جب تک مجلکا ہم نہ مانینگے

آپکی چلبلی تحریر آئی اُسکی چلبلاہٹ دیکھی۔ بھاگنا بیٹھ دکھانا مسکرانا لجانا ہنس ہنسکر کسی کے خرمن اشتیاق پر برق ناگرانا ؎ خوشامد وہ میری انچل پکڑ کرا ونکا یہ کہنا + زبردستی ہے کیا؟ چھوڑو دوپٹا ہم نہ مانیں گے ؛ نئی نویلیوں کی گھبراہٹ کا نمونہ۔ ریش وبروت والوں کا رخسار والوں سے اجرت لیکر انکار ہے ؎

یہ چشم شوق آفت ہے غضب ہے تاک جھانک اِسکی ۔۔۔ ارے او چھپنے والے تیرا پردہ ہم نہ مانیں گے

جواب کی اُمنگوں پر اوبہرنا اور پھر بیجوابی کو پردۂ سوالات جدیدہ میں چھپانا ؎

ذرا سچ سچ کہو تو کس نے لوٹے رات بھر جوبن ۔۔۔ اکیلے سونے میں مسکا شلوکا ہم نہ مانیں گے

منتظران جلوۂ جمال چشم بر بام اور نظر برراہ شام ہیں ؎ بام برآ و جلوہ دہ ماہِ تمام خویش را + مطلع آفتاب کن گوشہ بام خویش را۔ انکار کیجئے یا پہلا پایا ہوا اگلئے۔ ناحق یوں نہ اوجھئے ؎ سوال وصل پر یہ ضد یہ ہٹ کیا لطف دیتی ہے قسم ہے تمکو پھر اکبار کہنا ہم نہ مانیں گے ؛

آپ کی عنایت کا خواہاں محبت اندیش۔ سید محمد فاخر محمدی الہ آبادی ۲۱ ۱۳۰۶ھ

جواب نمبر ۵ | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب مولوی محمد فاخر صاحب بیخود الہ آبادی۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ؎

وعدہ خلافیاں تیری کیا جانتے نہیں ۔۔۔ پھر مان جاؤگے اسے ہم مانتے نہیں

پھر آپکی عبارت مقفی جو شوخی وشرارت میں پہلے سے دوبالا تھی پہونچی۔ طالبوں پر بہلنے کا الزام لجانے کی ادا ہے۔ خود بیٹھ دیکھانا دوبلے رکھتا ہے ؎ نکلے ہیں تیرے آنچل نے دو طرف دو پر + پری یہ بیٹے کے بیلے ہیں اور پر کے پر ؛ آپنے کیا ہمیں بیڈھب خاں سمجھا ہے؟ ورنہ ریش وبروت ورخسار کے تذکرہ سے کیا فائدہ؟ افسوس ؎

ہر بوالہوس نے عشق پرستی کیا شعار ۔۔۔ اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی

پردۂ سوالات میں روپوش ہو کر مناظرہ سے منہ چھپانا آپ کا کام ہے۔ اب درپردہ اس خفت کو مٹانا چاہتے ہیں۔ مگر ؎

ہیں لب نازک پہ گنتی کے نشاں ۔۔۔ کس نے بوسے تیرے گن گن کے لئے

معلوم ہوا کہ چشم بربام ونظر برراہ شام ہونے سے آپکی کیا مراد ہے۔ مگر نہ پڑا ہوگا پالا کسی بیڈھب خان سے۔ بس صاف صاف اقرار کیجئے یا انکار۔ مگر نہیں ؎ صاف انکار نہ کر دل سے او شوخ مزاج + بات وہ ہو کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں ؛

نیاز کیش محمد ابو القاسم عفی عنہ بنارسی۔ ۲۱-۶-۱۳۰۶ھ

آخری پرچہ نمبر ۶ | اس رقعہ جانے کے کئی گھنٹوں کے بعد ایک طالب العلم ایک پرچہ لایا جسپر مولوی محمد فاخر کیطرف سے یہ لکھا ہوا تھا۔ ع جواب جاہلاں باشد خموشی۔

جواب نمبر ۶ | اسکے جواب میں خاکسار کیطرف سے اوسی پرچہ پر اوس مصرعہ کے اوپر ایک مصرع مندرجۂ ذیل بنا کر لکھدیا گیا۔ اور اوسکو کامل شعر کر کے بھیجدیا گیا۔ وھو ہذا ؎ یہی کہہ کر گرداب عیب پوشی + جواب جاہلاں باشد خموشی ؛

ہمارے علمائے کرام ان تحریروں کو دیکھکر حیران اور انگشت بدندان ہونگے کہ یہ علمی مناظرہ ہے یا فسانۂ عشق! لیکن واضح ہو کہ

ایسے منہ پھٹ خصم کے جواب میں مجبوراً ایسا طرز اختیار کرنا پڑا تاکہ وہ کسی حد تک ٹھیک ہو جائے اور عوام پر اثر بد نہو۔ اور غالباً
کتب فقہ میں ایسے ہی ضرورت کے لئے مسئلہ متفرع کیا گیا ہے کہ جادوگر کے مقابلہ کے لئے جادو سیکھنا جائز ہے۔ آہ ؎

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں — روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں؟

غرض تین روز اسی لیت و لعل و فضولیات میں گذر گئے۔ اور وہ مناظرہ کے لئے سامنے نہ آنا تھا نہ آئے۔ بالآخر ہمیں جناب
سید نواب علی صاحب تحصیلدار ٹانڈہ سے استدعا کرنی پڑی کہ یا تو مولوی فاخر صاحب بیخود کو مناظرہ کے لئے مجبور کریں
یا انہیں حکم فرمائیں کہ وہ دشنام دہی اور تبرا بازی سے باز آئیں۔ ورنہ عوام الناس میں اشتعال پیدا ہوگا جسکے
ذمہ دار وہی ہونگے۔ ہمارا یہ بھی مدعا تھا کہ اگر جناب بیخود صاحب بالمشافہ مناظرہ پر آمادہ نہوں تو ہمارے اجوبہ ہی کا
فیصلہ ہو جائے کہ ہم نے مسکت خصم و دندان شکن جواب دئے ہیں یا نہیں؟ اور یہ بھی طے ہو جائے کہ ہم نے جو پچیس ۲۵
اعتراضات کئے ہیں وہ معقول ہیں یا نہیں؟ اور بصورت تسلیم معقولیت سب معاملہ ہی ختم ہے اور درصورت تنقید ہم
جواب الجواب کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے بیدار مغز انصاف پسند تحصیلدار صاحب نے (جو مذہب تشیع کے ایک روشن
خیال ممبر ہیں) ہماری عرض پر توجہ فرمائی اور ہمیں اور اونکو اپنے حضور میں حاضر ہونیکا حکم دیا جسپر ہم لوگ کتابوں کے
تین بڑے گٹھر اپنے ہمراہ لیکر پہلے ہی حاضر ہو گئے اسکے بعد جناب مولانا بیخود صاحب اور مولانا کچھوچھوی صاحب ہاتھ
خالی تشریف فرما ہوئے جسپر بیساختہ زبان سے نکلا اس سادگی پر کون نہ مرجائے اے خدا لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں؛
تحصیلدار صاحب نے ایک نہایت پُرمغز و پُرمعنی تقریر فرماکر باہمی تنازع کی برائیاں ظاہر کیں اور درصورت مناظرہ کرنے کے
اوسی وقت اجازت بخشی۔ اسپر میرے دوست نوجوان فاضل مولوی عبدالمجید صاحب بنارسی سلمہ نے میری طرف سے
کھڑے ہو کر جناب تحصیلدار صاحب کی روشن خیالی و انصاف پسندی کا شکریہ ادا کرکے میرے جوابوں کے جواب الجواب کا مطالبہ
کیا اور ۲۵ اعتراضات کے جوابات طلب کئے۔ اور مناظرہ کے لئے ہر طرح کی آمادگی ظاہر کی۔ جسکے جواب میں مولانا بیخود صاحب
خاموش رہے جناب تحصیلدار صاحب نے اعلیٰ درجہ کے شریفانہ الفاظ میں مولوی عبدالمجید صاحب موصوف کا شکریہ ادا فرماکر ہمارے
جوابوں کی معقولیت کو تسلیم کرکے داد دی۔ اور مناظرہ سے درگذر کرنے کے لئے اشارہ فرماکر پھر باہمی شقاق و مخالفت کی
خوب دلچسپ طور سے مذمت کی جسپر جلدی سے مولانا بیخود صاحب فرمانے لگے کہ "بہت اچھا حضور اب میں اب کچھ
نہ کہونگا۔ بس جانے دیجئے اب اسکا ذکر ہی نہو اب اور باتیں کیجئے" بالآخر وہاں سے رخصت ہوئے۔ اور مناظرہ کی
حسرت ہم سب دل ہی میں لئے ہوئے چلے آئے۔ آہ ؎ تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑینگے پرزے + دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا؛
دوسرے روز جناب چاندشاہ صاحب مرحوم کی مسجد میں بعد نماز جمعہ خاکسار نے اتباع سنت کا وعظ کیا۔ اور شام کو جناب حافظ
محمد شفیع صاحب نے اپنی یہاں ہمکو مدعو کیا اور توحید و سنت و اتفاق کا وعظ کرایا۔ آخر میں ہم جناب سید نواب علی صاحب تحصیلدار
ٹانڈہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور انکے حسن انتظام اور معاملہ فہمی کی داد دیتے ہیں کہ ایسی بڑی شورش اور جوش عام اور اشتعال

عوام کا فرد کرنا آپ ہی جیسے حاکم کا کام ہے۔ اسکے بعد ہم اپنے اُن احباب ٹانڈہ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جو ہر وقت غلام بیدام کی طرح حاضر خدمت رہتے اور ہم لوگوں کے آرام آسائش و ضروریات کے سامان میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ خدا اونکی ہمت میں برکت دے۔ ہر ایک کی تفصیل نام سے طوالت بیجا مانع ہے۔ دوسرے روز ہم یہ شعر پڑھتے ہوئے واپس وطن ہوئے

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ۔۔۔ جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

مناظرہ مذکورہ کی مختصر کیفیت اور سال تاریخی میں مسٹر ناشاد ٹانڈوی نے نظم مندرجہ ذیل فرمائی ہے جو مناسب حال ہے۔ ملاحظہ فرمایئے

قطعۂ تاریخ مناظرۂ ٹانڈہ

خواہاں تھے مناظرہ کے وہ تو خواہ مخواہ ۔۔۔ معلوم تھا کیا؟ کہ حال یوں ہوگا تباہ

جہال مریدوں نے تھا اصرار کیا ۔۔۔ تب آنکھ کھلی کہ اب نہیں بچنے آہ

ناشاد قیافے سے وہیں تاڑ گئے ۔۔۔ للکار کے بولے۔ اب نہیں ہوتا نباہ

کیوں نہ پہلے حشر لن ترانی سوجھی؟ ۔۔۔ کیا فائدہ؟ ڈھونڈھتے جو ہو جائے پناہ

پہلے نہ سوجے یہ کس طرح ہووے گی ۔۔۔ شیران بنارس سے مقابل روباہ

۱۳۳۱ھ

مولوی احمد اشرف حنفی کچھوچھوی کے چند رسائل رذائل

مولوی صاحب موصوف (جو ٹانڈہ میں مولوی بیجو دصاحب الہ آبادی کے وقت باذو تھے) کے تین رسائل ۲ دو تو فاتحہ بر طعام کے ثبوت میں جن میں سے ایک کا نام "رسالۂ فاتحہ" ہے اور دوسرے کا نام "الدلائل الواضحہ فی اثبات الفاتحہ" ہے اور تیسرا رسالہ قیام مولد کے بارے میں جسکا نام ہے "خیر الکلام فی اثبات القیام" میرے پاس ایک دوست نے ٹانڈہ سے جواب کے لئے ایام مناظرہ سے پیشتر بھیجے تھے۔ لیکن میں نے ان میں سے کسیکا جواب آج تک نہیں دیا اور نہ دینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ احباب کیطرف سے اسپر مجھسے تقاضا ہونے لگا اور مبتدعین اون رسائل کو عقدۂ لاینحل سمجھنے لگے۔ اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ اسی رسالہ (کیفیت مناظرۂ ٹانڈہ) میں اُسکا بھی تقریظ کے طور پر ذکر کردوں تاکہ احباب کو اُن رسائل کی اصلی حقیقت اور اوسکا غیر قابل جواب ہونا بخوبی ظاہر ہو جائے۔

رسالۂ فاتحہ اس میں چند مجہول الاسم والرسم لوگوں کے طول طویل محض استفتا درج ہیں جو نیریت سے دلائل سے بالکل خالی ہیں۔ مفتی نے نہ تو اپنے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ کا کوئی قول اُسمیں پیش کیا جس سے اُن مفتیوں کا حنفی اور مقلد ہونا ثابت ہوسکے اور نہ تقلید سے الگ ہوکر قرآن پاک کی کسی آیت اور حدیث شریف کے کسی صحیح نص صریح سے استدلال کیا ہے بلکہ فضول بے دلیل بکواس سے اُسکے صفحے سیاہ کئے ہیں۔ بس انصاف کے رو سے تبلائے کہ اسکا کیا جواب دیا جائے؟ سوا اسکے کہ

ردی خانہ میں اوسے ڈالدیا جائے۔

رسالہ الدلائل الواضحہ | یہ کوئی سوا جز کا رسالہ ہے جس میں مردہ کے کہانا پر فاتحہ پڑہنے کے ثبوت میں بہت تاویلات فاسدہ سے کام لیا گیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف کے دلمیں چونکہ اوسکا بدعت ہونا متیقن تہا اسلئے بطور مبادی کے پیشتر چند مباحث بطور سوال کے لکہکر اُنکے اناپ شناپ جوابات دئے ہیں۔ بدعت کی تعریف والی حدیث میں ایسی اختراعی تاویل کی ہے کہ الامان۔ پہر کل بدعات کا حرام نہونا بلکہ بعض کا حسنہ ہونا بہی اپنے زعم فاسد میں ثابت کیا ہے اور نیز جیسے دلیل شرعی کسی کی بہی مذکور نہیں۔ علی ہذا القیاس کہانے پر فاتحہ کے ثبوت میں چند ورق سیاہ کئے ہیں اور ادلہ اربعہ سے کسی کو ہاتھ تک بہی نہیں لگایا۔ نہ قرآن مجید کی کوئی آیت پیش کی نہ کوئی صحیح حدیث جو اپنے معنے میں نص صریح ہو نہ اجماع نہ تعامل قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر کا پیش کیا۔ اور واقع میں کہیں فاتحہ برطعام مذکور ہی نہیں ہے تو اسکا ثبوت کہاں سے ہو پہر اسکے بدعت ہونے میں کیا شک ہے؟ لہذا ایسے اقوال الرجال کا ہم کیا جواب دیں سوا اسکے کہ یہ کہیں "کالائے بد بریش خاوند"

رسالہ خیر الکلام | یہ رسالہ ایک جزء سے زائد کا قیام مولد کے فرضی ثبوت میں مولوی کچھوی کے چند مواعظ بدعیہ کا مجموعہ ہے۔ جس میں عقلی گہوڑے خلاف نقل دوڑائے گئے ہیں۔ اور اہلحدیثوں کو وہابی کہکر بابی بی بی کرکے ستایا گیا ہے اور ادلہ شرعیہ سے یہ رسالہ بہی کورا محض ہے کم سے کم اپنے امام اعظم سے مولود کا ثبوت مع قیام کے ثبوت کے پیش کرتے۔ اور پیش کیا خاک کرتے؟ جبکہ یہ بدعت مولد سنہ ۶۰۴ھ میں شہر موصل میں ایجاد ہوئی شیخ عمر بن محمد نے اسکو ایجاد کیا اور بادشاہ شہر اربل ملک مظفر ابو سعید کوکری نے اسکو رواج دیا۔ اور حدیث میں صریح قیام سے ممانعت وارد ہے صحابہ آپکو دیکہکر کبہی نہیں کہڑے ہوتے۔ آپنے اوس شخص کو جسکی تعظیم کیلئے لوگ کہڑے ہوں جہنمی فرمایا ہے جیسا کہ جامع ترمذی وغیرہ میں ہے۔ ہم نے اس مولود و قیام کے ابطال میں نیز فاتحہ برطعام کے رد میں کئی رسالے لکہکر شائع کئے ہیں (۱) تو رسالہ شرعی بازپرس ہے (۲) دوسرا الصول الشدید جو ایک بدایونی مبتدع کے جواب میں ہے جسمیں اُن بدعات کا کافی شافی وافی مسکت مضم دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور علماء حرمین شریفین کے تعامل کا حجۃ ہونا اور اقوال الرجال کا غیر قابل قبول ہونا آفتاب نیم روز کی طرح اُن رسالوں میں ثابت کیا گیا ہے احباب اوسکا مطالعہ کریں وہ ان مبتدعین کے حق میں کافی الزام ہے۔ اور اسی لئے ہمیں ہرسہ رسائل مذکورہ بالا کے جواب سے سبکدوشی حاصل ہوگئی ہے کیونکہ اس بحث پر ہم اتنے جیسے رسائل بدعیہ کی کامل تردید کر چکے ہیں۔ پس تکرار مضمون محض لاطائل تحتہ ہے والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً۔

رسالہ آئینۂ واقعات پر ایک نظر

ہمنے اسکو خوب دیکہا ہے مثال آئینہ   روبرو کچھ اور ہے وہ پیٹھ پیچھے اور ہے

رسائل مجموعہ پر ریویو سے ابہی فراغت پائی تہی کہ بجنور دالہ آبادی کا رسالہ آئینہ مذکورہ موجود ہوا۔ ماشاء اللہ آئینہ بہی ایسا کہ

اپنی صورت آپ ہی دیکھتا ہے۔ بیخود صاحب نے جسقدر غلط بیانیاں اور کذب افشانیاں اُس میں کی ہیں دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ اینچہ بو العجبی است؟ میں اسوقت اوسکا جواب لکھنا نہیں چاہتا بلکہ بطور ریویو کے اُسپر کچھ ریمارک کرونگا۔ تاکہ ناظرین کو اُس آئینہ کا دُھندلا ملکہ اندھا ہونا آشکارا ہو جائے (۱) سب سے پیشتر صفحہ ۵ میں حضرت میاں صاحب نضا (چاند شاہ رح) کے حالات لکھے ہیں جو محض غلط اور اہانت پر مبنی ہیں۔ میاں صاحب نضا سنہ ۱۲۶۰ھ میں رونق افروز ٹانڈہ ہوئے۔ اس سے قبل اوائل عمر میں بیشک کسب حلال سے متعلقین کی کفالت کرتے تھے۔ جسکے بعد کچھ دنوں تک اپنے شیخ کی خدمت میں رہے۔ اگر کیڑا اچھا بننا کسر شان ہے تو ہمکو فخر ہے کہ پیرزادوں کیطرح لوٹ مار نہیں کرتے تھے (۲) انجمن اسلامیہ ٹانڈہ کے قیام کو حضرات شاہ صاحبان کے مکر و فریب کا ذریعہ کہا ہے (صٹ) اگر واقعی حضرات باغچہ کا دام تزویر ہے تو بوقت قیام انجمن (سنہ ۲۴ھ میں) اسکے پہلے اجلاس میں مولوی احمد اشرف صاحب نے کیوں شریک ہو کر تقریر کی تھی؟ حالانکہ انجمن کے اصل بانی ماسٹر امداد حسین صاحب خلیل الرحمن صاحب ہیں۔ (۳) خواہش مناظرہ کا الزام غیر مقلدین (اہلحدیثوں) پر لگایا ہے (صلا) جو محض بہتان ہے۔ بلکہ اسکے محرک تو در اصل وہی ذات شریف ہیں جنکو صلا میں ہنگیرو کے خطاب سے یاد کیا گیا ہے۔ اور بنا رمخاصمت تو خود بیخود صاحب کی قائم کردہ ہے جسکو صٹ میں بایں الفاظ زیب رقم کر چکے ہیں کہ "غیر مقلدوں کے جلسے سے کوئی سروکار نہ رکھنا چاہئے"۔ کہئے یہ کیسی اولٹی پڑی؟ ؎

آج دعویٰ اونکی یکتائی کا باطل ہو گیا روبرو اُنکے جو آئینہ مقابل ہو گیا

پھر ہمارے پاس بھی ایک مومنہ کا خط آیا جو اپنے گمراہ شوہر کے رویہ سے سخت بیزار اور ہدایت کی طلبگار تھی (۴) میری نسبت لکھا ہے کہ "بھاگ نکلے" صلا۔ یہ تو اپنی ضمیر سے دریافت کرتے۔ امر واقعی یہ ہے کہ میں محض جلسہ کیلئے مدعو تھا نہ مناظرہ کے لئے جلسہ جب ہو چکا تو پھر میرا کیا کام؟ میں بیخود صاحب کیطرح بیکار محض نہیں کہ ع بسان نقش پا بیٹھے جہاں وہاں سے نہ پھر اوٹھے۔ جب مناظرہ کے لئے گدھی کا دودھ پی کر چیلنج دیا گیا (صلا) تو پھر کیسا بلائے بے درماں کی طرح سر کوبی کے لئے آموجود ہوا کہ چھٹی کا دودھ یاد کرا دیا (۵) صلا میں لکھا کہ "عربی تحریر کا جواب عربی میں صنائع و بدائع کیساتھ لکھکر بھیجدیا گیا"۔ سبحان اللہ اپنڈی کو بھی زکام ہوا۔ صنائع بدائع تو درکنار اوسکی عبارت بھی صحیح نہ تھی جیسا کہ ہمارے مفصل جواب میں اوسکی عربیت کی قلعی کہولی جاویگی۔ اور بیخود صاحب کا دل خود کھٹک رہا ہے ورنہ اوسکی نقل آئینہ واقعات میں طبع کر کے شائع کرتے تاکہ علماء و فضلاء بھی دیکھ لیتے آہ ؎

اُنھوں نے جو خود غرض شکلیں کبھی دیکھیں نہیں شاید وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم اُنکو بتا دینگے

اور اُنہوں کی رقعہ بازیوں پر اعمال کی چادر ڈالکر خوب چھپایا۔ تاکہ بنی بنائی آبرو نہ بگڑے لیکن صورت ہی جب اچھی نہو تو آئینہ کا کیا قصور؟ میرے اس رسالہ سے انشاء اللہ رقعوں کی ساری کیفیت طشت از بام ہو جاویگی جس سے بیخود کی بیخودی اور تہذیب قابلیت پر کافی روشنی پڑیگی (۶) صلا میں چند عبارات تقویۃ الایمان و حفظ الایمان و رسالہ تحذیر الناس و فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ کی کاٹ چھانٹ کر کے نقل کی ہے جس سے ناظرین کو دھوکہ اور مغالطہ میں ڈالنا چاہا ہے۔ ان سب کے

مفصل جواب میں ہماری طرف سے ایک رسالہ "تنقید المعیار" عنقریب شائع ہونیوالا ہے جسمیں اُن عبارات پر کافی بحث اور اُنکا
سچا مطلب مفصل طور سے بیان کیا گیا ہے جس سے مبتدعین کی وہ ظاہری محکم عمارت جو ریت کے میدان میں کھڑی کی گئی ہے
اُڑ اُڑا او دھڑیم سے نیچے آجاویگی انشاء اللہ فانتظر (۷) صفحہ ۲ میں مریدونکو تعلیم دیتے ہیں کہ "جو مجھے (بیخود کو) بُرا کہے اوسے مٹھائیاں
کھلاؤ۔ گالیاں دے تو اُسے زر نقد دو۔ بزرگوں پر طعن کرے تو کپڑے پہنا دو آہ ملخصاً" مطلب یہ کہ انجیلی تعلیم کے آپ عامل ہوئے
کہ کوئی دائیں گال میں تھپڑ مارے تو بایاں بھی پھیر دو۔ کرتہ مانگے تو پائجامہ بھی دیدو" بہت خوب! لیکن خود بدولت نے جو بزرگان
دین علماء کرام کے حق میں بدزبانی کی ہے مولانا امرتسری شیر اسلام کو ڈاکو اور چور بنایا (صفحہ ۲۴) ہمارے بزرگوں کو خدا و رسول کا دشمن کہا
(صفحہ ۱۱) وغیرہ وغیرہ تو فرمائے کہ آپکے منہ میں کیا بھرا جائے شکر قند؟ (۸) امام اعظم کوفی کی تاریخ ولادت و وفات کے مادہ پر تو بیطرح بگڑ گئے ہے
اور جسمیں یہ جسمیں ہوئے ہیں (صفحہ ۲۶ و صفحہ ۴) لیکن یہ مادہ تاریخ جسکے جواب میں مستخرج ہوا ہے اوسکو بھی دریافت کیا؟ اڈیٹر اہلفقہ
امرتسر نے امام الدنیا فی الحدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ولادت کی تاریخیں جو بایں الفاظ نکالی ہیں "ونفہمیدہ۔ مفسدے
ناقابلے۔ دزد مطلق۔ افعی بلا۔ آب قلیاں" وغیرہ۔ اور وفات کی تاریخ کا مادہ "مبتدر۔ نفسانیہ۔ جام زہر۔ سقم احوال۔
بیہودہ گرد" وغیرہ۔ اسپر تو کبھی بھولے سے بھی آپ کی پیشانی پر بل نہ آیا! پس مادۂ تاریخ امام اعظم کوفی بمقابلہ تاریخہائے
مذکورہ تو بقول آپکے (صفحہ ۱۶) سیئۃ سیئۃ مثلہا کی حد تک بھی نہیں پہونچا (صفحہ ۱۱) آخرش ع دل ہی تو ہے نہ
سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں + (۹) صفحہ ۲۳ میں حد سے زیادہ تجاہل عارفانہ سے کام لیا ہے لکھتے ہیں "ایک شخص گداز
بدن کوتاہ قد داڑھی صاف آنکھ پر چشمہ کھڑے ہوگئے" اللہ ری بھولا پن! جیسے جانتے ہی نہیں؟ دو چار سے پوچھ تو لیتے
ارے خود ہی اپنے ضمیمہ آئینہ کے صفحہ ۳ کو دیکھ لیجئے کہ وہ عالم لبیب مولوی محمد عبد المجید صاحب ملا فاضل بنارسی ہیں
جو انگریزی میں بھی خدا کے فضل سے مہارت تامہ رکھتے ہیں کیسے پہچان گئے؟ یا کچھ کسر ہے سے ہم کیوں کہیں اترا ہوا
چہرہ ہے کسیکا + آئینہ میں دیکھ لو دو چار سے پوچھو + اور لطف بریں کہ ڈراپ سین کے بعد اُنکے تقریر کی ایک فرضی جھوٹی دلچسپ
نقل بھی کی ہے (صفحہ ۳۸) جو بالکل غلط اور صریح جھوٹی ہے۔ مولوی عبد المجید صاحب آپ سے کہیں زیادہ اس کم سنی ہی میں فصیح اللسان اور
بلیغ البیان ہیں۔ ہاں آپکی زبان پر اُس وقت البتہ لکنت آشکارا ہو رہی تھی (۱۰) ہماری پچیس ۲۵ سوالات کے مہمل جوابات بھی
مہینوں کے بعد لکھکر رسالہ میں شائع کئے ہیں از صفحہ ۳۲ تا صفحہ ۳۷ اور دعویٰ کیا ہے کہ یہ جوابات بخود جنکے اعتراضات آنے کے ساتھ ہی
تحریر فرما کر ہزاروں مسلمانان ٹانڈہ کو سنا دیا تھا (صفحہ ۲۳) کیوں نہو فضائے آسمانی میں جوابات گونج رہے تھے! شرم تو نہ آئی کہ خلق خدا
ہمیں کیا کہیگی اور پھر جواب بھی ماشاء اللہ "سوال از آسمان جواب از ریسمان" کے مصداق ہیں جسکی قلعی رسالہ آئینہ کے جواب
میں کھولی جاویگی یہاں پر گنجائش نہیں وللتفصیل مقام آخر تلک عشرۃ کاملۃ و آخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین + (راقم مدیر السعید) -